بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲ | ۱۷ امان ۱۳۴۷ ہش | ۱۴ نبوت ۱۳۸۸ ہجری قمری | ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کیلئے روتے ہیں

جو محض دُنیا کیلئے روتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دے گا۔ خدا انہی کو یاد رکھتا ہے جو اسے یاد رکھتے ہیں

"سلطان محمود سے ایک بزرگ نے کہا کہ جو کوئی مجھ کو ایک دفعہ دیکھ لیوے اس پر دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے محمود نے کہا کہ یہ کلام تمہارا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہے۔ ان کو کفار ابولہب، ابوجہل وغیرہ نے دیکھا تھا ان پر دوزخ کی آگ کیوں حرام نہ ہوئی۔ اس بزرگ نے کہا کہ اے بادشاہ کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ اگر دیکھا اور جھوٹا کاذب سمجھا تو کہاں دیکھا؟

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت خدیجہؓ نے حضرت عمرؓ نے اور دیگر اصحابؓ نے آپ کو دیکھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے آپ کو قبول کر لیا۔ دیکھنے والا اگر محبت اور اعتقاد کی نظر سے دیکھتا ہے تو ضرور اثر ہو جاتا ہے اور جو عداوت اور دشمنی کی نظر سے دیکھتا ہے تو اسے ایمان حاصل نہیں ہوا کرتا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی میرے پیچھے نماز ایک مرتبہ پڑھ لیوے تو وہ بخشا جاتا ہے اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ کے مصداق ہو کر نماز کو آپ کے پیچھے ادا کرتے ہیں تو وہ بخشے جاتے ہیں۔ اصل میں لوگ نماز میں دنیا کے رونے روتے رہتے ہیں اور جو اصل مقصود نماز کا قرب الی اللہ اور ایمان کا سلامت لے جانا ہے اس کی فکر ہی نہیں۔ حالانکہ ایمان سلامت لے جانا بہت بڑا معاملہ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب انسان اس واسطے روتا ہے کہ مجھ کو با ایمان اللہ تعالیٰ دنیا سے لے جاوے تو خدا تعالیٰ اس کے اوپر دوزخ کی آگ حرام کرتا ہے۔ اور بہشت ان کو ملے گا جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں حصولِ ایمان کے لئے روتے ہیں۔ مگر یہ لوگ جب روتے ہیں تو دنیا کے لئے روتے ہیں پس اللہ تعالیٰ ان کو بھلا دے گا۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ۔ تم مجھ کو یاد رکھو میں تم کو یاد رکھوں گا۔ یعنی آرام اور خوشحالی کے وقت تم مجھ کو یاد رکھو اور میرا قرب حاصل کرو تا کہ مصیبت میں میں تم کو یاد رکھوں۔ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ مصیبت کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اپنے ایمان کو صاف کر لے اور دروازہ بند کر کے رووے بشرطیکہ پہلے ایمان صاف ہو تو وہ ہرگز بے نصیب اور نامراد نہ ہوگا۔ حضرت داؤدؑ فرماتے ہیں کہ میں بڈھا ہو گیا مگر میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ جو شخص صالح ہو اور با ایمان ہو اور پھر اس کو دشواری پیش ہو اور اس کی اولاد بے رزق ہو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۶۶)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۶ مارچ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ رات کو اسہال کی تکلیف ہوئی تھی اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں۔

○ مورخہ ۱۴ مارچ کو بعد نماز مغرب گول بازار کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام "جلسہ سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ" بڑے وسیع پیمانہ پر منعقد ہوا جس میں علی الخصوص خدام اور دیگر احباب ذوق وشوق کے ساتھ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ صدارت کے فرائض محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز پیغام کے علاوہ متعدد علماء کرام اور خود صدر جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت پر ایمان افروز تقاریر کیں۔ (جلسہ کی کسی قدر مفصل روداد کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی انشاء اللہ)

○ کراچی (بذریعہ ڈاک) محترم جناب چوہدری محمد حسین صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ ان کے فرزند ارجمند محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لنڈن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب اپنڈے سائیٹس کے اپریشن سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب موصوف جملہ احباب جماعت کے (جنہوں نے محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی صحت یابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کیں) شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو کامل تندرستی عطا فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین

○ کراچی (بذریعہ تار) محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی مطلع فرماتے ہیں کہ محترم ڈاکٹر محمد نسیم صاحب ایم اے ایل ایل ڈی آف لنڈن حال وارد کراچی شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد میشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء

ہستی باری تعالےٰ کا واضح ثبوت

جناب شاہد اللہ صاحب فریدی کے قلم سے پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۱۱ ۳/۱۶ میں ایمان باللہ کے زیر عنوان ایک فاضلانہ مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے اللہ تعالےٰ کے وجود پر دلائل دیئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا صحیح ہے کہ وجود باری تعالےٰ کے منکرین صرف لاادریت کے مقام تک ہی پہونچتے ہیں۔ کسی نے بھی مثبت طور پر یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ باری تعالےٰ کا وجود ناممکن ہے کوئی اس کو پا نہیں سکتا

اس کے مقابلہ میں فاضل مضمون نگار نے باری تعالےٰ کے وجود پر ایسے عقلی دلائل بھی دیئے ہیں۔ لیکن یہاں ہم آپ کی ایک دلیل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، جس کو ہمارے نزدیک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ دلیل تجربہ اور مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ انسان کو کسی چیز پر حق الیقین اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اس کے حواس اس کی گواہی دیں۔ فاضل مضمون نگار نے اس دلیل کو تاریخی شہادت کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وجود باری تعالےٰ کے حق میں اہم ترین دلیل مشاہدہ کی دلیل ہے۔ انسانی تاریخ کے مختلف ادوار اور ایک دوسرے سے دراز فاصلہ پر واقعہ ممالک میں ایسے بندگان حق پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وحی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بنی نوع انسان کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مبعوث کیا ہے۔

یہ لوگ دیوانے نہیں تھے۔ ہمارے پاس ان میں سے بعض کے متعلق مستند تاریخی شہادت موجود ہے، جس میں وہ پیغام بھی مکمل یا جزوی طور پر شامل ہے جو ان کے سپرد کیا گیا۔ ان لوگوں نے ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے لوگوں پر ناقابل فراموش اثر ڈالا ہے۔ وہ یک دفعہ ہی نمودار نہیں ہوئے کہ ہم باور کرلیں کہ انہوں نے محض وقتی بھیڑ چال کے طور پر ایسا کیا ہو۔ بلکہ ان کا ظہور مختلف زمانوں میں ہوا ہے خاصکر ایسے زمانوں میں جب انسان پستی میں گرجاتا رہا ہے (جس کو قرآن کریم میں ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے ناقل) اگر ہم ان لوگوں کے پیغامات کا موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کا پیغام بنیادی طور پر ایک ہی ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ اپنے اپنے وقت اور ماحول کے مطابق جداگانہ رنگ ہو۔ ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان سے کلام کیا ہے اور انہیں مکلف کیا ہے کہ اس کے وجود کا اعلان کریں اور دنیا کو بتائیں کہ کائنات کا خالق رب اور مالک وہی ہے۔ وہی کریم و رحیم ہے وہی عادل ہے اور دنیا کو بتائیں کہ اسی کے ذکر اور اسی کی عبادت سے اس کے اخلاقی احکام اور اس کے مقررہ لائحہ حیات پر عمل کرنے سے ہی اس دنیا اور اگلے جہان میں فلاح حاصل ہوتی ہے۔ ان انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں ..... جو لوگ اللہ تعالےٰ کے وجود پر بحث کرتے ہیں۔ وہ عقلی یا غیر عقلی دلائل ہی پر انحصار رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی مشاہداتی شہادت کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ انسانی علم کے دو بنیادی ذرائع ہیں۔ اول خود اپنا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اللہ تعالےٰ کے وجود کی گواہی دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی تصدیق بے شمار لوگوں نے کی ہے جو ان کے متبعین ہیں۔ اور آج کے دن تک بھی ایسے لوگ آتے رہے ہیں۔ یہ مصدقین صوفیاء اولیاء ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وجود پر انبیاء علیہم السلام کی ذاتی شہادت اور ان کے متبعین کی تصدیق کا جو تمام کی تمام براہ راست اور عرفان الٰہیہ کے مسالک پر مبنی ہے تحدی کے ساتھ انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا انکار اور ان کو نظر انداز کرنا غیر منطقی اور غیر علمی ہوگا۔ اس طرح دیگر وجدانی عرفانی، طبعی اور فلسفیانہ دلائل کے علاوہ ایمان باللہ کے لئے ایسی قطعی شہادت موجود ہے۔ جو اس کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔"

ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت کے لئے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی ذاتی شہادت ہی دراصل بہترین دلیل ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی نہایت شاندار توضیح فرمائی ہے۔ آپؑ نے فلسفیانہ دلائل کو "ہونا چاہیئے" کا نام دیا ہے۔ ایک سائنس دان یا فلسفی قدرت کا یہ پُرحکمت کارخانہ دیکھ کر عقل کی راہنمائی میں صرف اس حد تک پہنچتا ہے۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ شہادت ناتمام ہے۔ حقیقی شہادت ان لوگوں کی شہادت ہے جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ کرکے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں بارہا اس حقیقت کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ یہاں ایک مختصر اقتباس پیش کرنا کافی ہوگا۔

"یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کرکے اور ان کی ترتیب ابلغ اور محکم پر نظر ڈالکر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کرسکتا ہے کہ اس کارخانہ پُرحکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور اس فقرہ میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔ واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کردکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹)

اس اقتباس سے ایک اور نکتہ معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا صرف ادعا ہی اگرچہ کافی ہے جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بیان کیا ہے۔ لیکن نبی اللہ کا یہ ادعا سامعین پر اسی وقت ثابت ہوسکتا ہے۔ جب اس کے ساتھ نشانات اور معجزات بھی ہوں۔ الغرض مشاہداتی شہادت کی اس لئے بھی بڑی اہمیت ہو جاتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اپنے ساتھ بینات لاتے ہیں اور بینات کے ذریعہ اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں فاضل مضمون نگار نے لکھا ہے کہ صرف انبیاء علیہم السلام کی شہادت نہیں بلکہ انکے متبعین کی جنکو صوفیاء اولیاء کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ ذاتی شہادت بھی مشاہداتی دلیل کا جزو ہے، چنانچہ فاضل مضمون نگار نے جہاں یہ لکھا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی اس لئے یہ بھی لکھا ہے کہ آپؐ کے بعد آپؐ کے متبعین اولیاء اور صوفیاء ہوئے ہیں جو مشاہداتی شہادت کا جزو ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

۔ی میری امت میں ایسے علماء ہوں گے جو انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل ہوں۔ ۔ ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۶ء

ہستی باری تعالےٰ کا واضح ثبوت

جناب شاہد اللہ صاحب فریدی کے قلم سے پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۳/۱۱/۶۶ میں ایمان باللہ کے زیر عنوان ایک فاضلانہ مضمون شائع ہوا ہے۔ اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے اللہ تعالےٰ کے وجود پر دلائل دیئے ہیں۔ آپ کا یہ لکھنا صحیح ہے کہ وجود باری تعالےٰ کے منکرین صرف لاادریت کے مقام تک ہی پہونچتے ہیں۔ کسی نے بھی مثبت طور پر یہ ثابت کرنے کی کوشش نہیں کی کہ باری تعالےٰ کا وجود ناممکن ہے کوئی اس کو پا نہیں سکتا

اس کے مقابلہ میں فاضل مضمون نگار نے باری تعالےٰ کے وجود پر ایسے عقلی دلائل بھی دیئے ہیں۔ لیکن یہاں ہم آپ کی ایک دلیل کا ذکر کرنا چاہتے ہیں، جس کو ہمارے نزدیک خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ دلیل تجربہ اور مشاہدہ سے تعلق رکھتی ہے۔ انسان کو کسی چیز پر حق الیقین اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اس کے حواس اس کی گواہی دیں۔ فاضل مضمون نگار نے اس دلیل کو تاریخی شہادت کی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"وجود باری تعالےٰ کے حق میں اہم ترین دلیل مشاہدہ کی دلیل ہے۔ انسانی تاریخ کے مختلف ادوار اور ایک دوسرے سے دراز فاصلہ پر واقع علاقوں میں ایسے بندگان حق پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے دعوےٰ کیا ہے کہ وحی کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بنی نوع انسان کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے مبعوث کیا ہے۔

یہ لوگ دیوانے نہیں تھے۔ ہمارے پاس ان میں سے بعض کے متعلق مستند تاریخی شہادت موجود ہے، جس میں وہ پیغام بھی مکمل یا جزوی طور پر شامل ہے۔ جو ان کے سپرد کیا گیا۔ ان لوگوں نے ذہنی اور اخلاقی لحاظ سے لوگوں پر ناقابل فراموش اثر ڈالا ہے۔ وہ یک دفعہ ہی نمودار نہیں ہوں گے کہ ہم باور کرلیں کہ انہوں نے محض وقتی بھیڑ چال کے طور پر ایسا کیا ہو۔ بلکہ ان کا ظہور مختلف زمانوں میں ہوا ہے خاصکر ایسے زمانوں میں جب انسان پستی میں گرجاتا رہا ہے (جس کو قرآن کریم میں ظہر الفساد فی البر والبحر کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے ناقل) اگر ہم ان لوگوں کے پیغامات کا موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان کا پیغام بنیادی طور پر ایک ہی ہوتا رہا ہے۔ اگرچہ اپنے اپنے وقت اور ماحول کے مطابق جداگانہ رنگ ہو۔ ان کا بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ان سے کلام کیا ہے اور انہیں مکلف کیا ہے کہ اس کے وجود کا اعلان کریں اور دنیا کو بتائیں کہ کائنات کا خالق رب اور مالک وہی ہے۔ وہی کریم و رحیم ہے وہی عادل ہے اور دنیا کو بتائیں کہ اسی کے ذکر اور اسی کی عبادت سے اس کے اخلاقی احکام اور اس کے مقررہ لائحہ حیات پر عمل کرنے سے ہی اس دنیا اور اگلے جہان میں فلاح حاصل ہوتی ہے۔ ان انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخری سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مبعوث ہوئے ہیں ..... جو لوگ اللہ تعالےٰ کے وجود پر بحث کرتے ہیں۔ وہ عقلی یا غیر عقلی دلائل ہی پر انحصار رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی مشاہداتی شہادت کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ حالانکہ انسانی علم کے دو بنیادی ذرائع ہیں۔ اول خود اپنا ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر اللہ تعالےٰ کے وجود کی گواہی دی ہے۔ یہی نہیں بلکہ ان لوگوں کی تصدیق بے شمار لوگوں نے کی ہے جو ان کے متبعین ہیں۔ اور آج کے دن تک بھی ایسے لوگ آتے رہے ہیں۔ یہ مصدقین صوفیاء اولیاء ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وجود پر انبیاء علیہم السلام کی ذاتی شہادت اور ان کے متبعین کی تصدیق کا جو تمام کی تمام براہ راست اور عرفان الٰہیہ کے مسالک پر مبنی ہے تحدی کے ساتھ انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کا انکار اور ان کو نظر انداز کرنا غیر منطقی اور غیر علمی ہوگا۔ اس طرح دیگر وجدانی عرفانی، طبعی اور فلسفیانہ دلائل کے علاوہ ایمان باللہ کے لئے ایسی قطعی شہادت موجود ہے۔ جو اس کی صداقت پر دلالت کرتی ہے۔"

ہستی باری تعالےٰ کے ثبوت کے لئے انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کی ذاتی شہادت ہی دراصل بہترین دلیل ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی نہایت شاندار توضیح فرمائی ہے۔ آپ نے فلسفیانہ دلائل کو "ہونا چاہیئے" کا درجہ دیا ہے۔ ایک سائنس دان یا فلسفی قدرت کا یہ پُرحکمت کارخانہ دیکھ کر عقل کی راہنمائی میں صرف اس حد تک پہنچتا ہے۔ کہ اس کا بنانے والا کوئی ہونا چاہیئے۔ لیکن یہ شہادت ناتمام ہے۔ حقیقی شہادت ان لوگوں کی شہادت ہے جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے مکالمہ مخاطبہ کرکے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کیا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں بار بار اس حقیقت کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ یہاں ایک مختصر اقتباس پیش کرنا کافی ہوگا۔

"یاد رہے کہ خدا کے وجود کا پتہ دینے والے اور اس کے واحد لاشریک کا علم لوگوں کو سکھلانے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں اور اگر یہ مقدس لوگ دنیا میں نہ آتے تو صراط مستقیم کا یقینی طور پر پانا ایک ممتنع اور محال امر تھا۔ اگرچہ زمین و آسمان پر غور کرکے اور ان کی ترتیب ابلغ اور محکم پر نظر ڈالکر ایک صحیح الفطرت اور سلیم العقل انسان دریافت کرسکتا ہے کہ اس کارخانہ پُرحکمت کا بنانے والا کوئی ضرور ہونا چاہیئے۔ لیکن اس فقرہ میں کہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور اس فقرہ میں کہ واقعی وہ موجود ہے بہت فرق ہے۔ واقعی وجود پر اطلاع دینے والے صرف انبیاء علیہم السلام ہیں جنہوں نے ہزارہا نشانوں اور معجزات سے دنیا پر ثابت کر دکھایا کہ وہ ذات جو مخفی در مخفی اور تمام طاقتوں کی جامع ہے درحقیقت موجود ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۱)

اس اقتباس سے ایک اور نکتہ معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا صرف ادعا ہی اگرچہ کافی ہے جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے بیان کیا ہے۔ لیکن نبی اللہ کا یہ ادعا سامعین پر اسی وقت ثابت ہوسکتا ہے۔ جب اس کے ساتھ نشانات اور معجزات بھی ہوں۔ الغرض مشاہداتی شہادت کی اس لئے بھی بڑی اہمیت ہو جاتی ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اپنے ساتھ بینات لاتے ہیں اور بینات کے ذریعہ اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ فاضل مضمون نگار نے لکھا ہے کہ صرف انبیاء علیہم السلام کی شہادت نہیں بلکہ ان کے متبعین کی جنکو صوفیاء اولیاء کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ ذاتی شہادت بھی مشاہداتی دلیل کا جزو ہے۔ چنانچہ فاضل مضمون نگار نے جہاں یہ لکھا ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی اس لئے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کے بعد آپ کے متبعین اولیاء اور صوفیاء ہوئے ہیں۔ جو مشاہداتی شہادت کا جزو ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

(میری امت میں ایسے علماء ہوں گے جو انبیاء بنی اسرائیل کے مثیل ہوں گے) کا مطلب یہی ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں ایسے علماء ہوں گے جنکو بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کی طرح اللہ تعالےٰ سے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل ہوگا یعنی ایسے علماء ہر زمانہ میں اللہ تعالےٰ کے وجود کی مشاہداتی شہادت پیش کرتے رہیں گے۔ اور یہ شرف ان کو اللہ تعالےٰ کی متابعت کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ ایک عقلمند انسان آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ اس کی ہر وقت ضرورت ہے۔ مشاہداتی شہادت ہر زمانہ کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ ہو تو پہلے واقعات محض افسانہ بن کے رہ جاتے ہیں۔ اور ظاہر ہے ؎

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

والی بات ہوجاتی۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ دہریت نے ایک منظم صورت اختیار کرلی ہے اور ہر طرف مادیاتی اصنام کی پوجا ہو رہی ہے اس امر کی پہلے زمانوں سے بھی کہیں بڑھکر ضرورت ہے کہ کوئی ایسا انسان پیدا ہو۔ جو اللہ تعالےٰ سے ذاتی مکالمہ مخاطبہ کا مدعی ہو اور ضروری ہے کہ اس کے ساتھ نشانات ہوں کیونکہ اپنے معاصروں کو بغیر نشانات کے محض خالی خولی ادعا سے قائل نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ثبوت کا تعلق ہو اللہ تعالےٰ نے ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کے ذکر کے ساتھ بینات کا ذکر فرمایا ہے۔

تاریخی طور پر اس بات کو ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں میں دیر سے یہ خیال چلا آرہا ہے کہ ہجری قمری کی طرح ہجری شمسی بھی ہونی چاہیئے وہ کہتا ہے کہ خلفاء عباسیہ نے بھی ہجری شمسی تقویم بنانے کی کوشش کی مگر اس میں فلاں فلاں روک پیدا ہوگئی

. . . . . .

. . . . . .

. . . . . .

. . . اسی طرح وہ لکھتا ہے کہ بعد میں دولت عثمانیہ نے بھی ہجری شمسی بنائی مگر رائج نہ ہوسکی غرض اس نے تاریخی طور پر اس کتاب میں یہ بحث کی ہے کہ مسلمانوں میں یہ خیال کب پیدا ہوا اور اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا کوششیں ہوئیں اور کیا کیا نقائص رہے . . . . میرا ارادہ ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ چاہے تو آئندہ عیسوی شمسی سنہ کے بجائے ہجری شمسی سنہ جاری کیا جائے اور عیسوی سنہ کے استعمال کو ترک کر دیا جائے میرا ارادہ ہے کہ ایک دو مہینے تک اس بارہ میں پوری تحقیق کر کے ہجری شمسی سنہ جاری کر دیا جائے اور آئندہ کے لئے عیسوی سنہ کا استعمال چھوڑ دیا جائے خواہ مخواہ عیسائیت کا ایک طوق ہماری گردنوں میں کیوں پڑا رہے۔ (یہ تحقیق میری مقرر کردہ ایک کمیٹی نے مکمل کر کے تقویم شمسی ہجری تیار کر دی ہے اور دو سال سے اس کا کیلنڈر شائع ہو رہا ہے)۔

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

چنانچہ اس نظام کے ماتحت جو بارہ ماہ کے نام حضرت امیر المومنین رضؓ نے تاریخ اسلام کے اہم واقعات کے پیش نظر جو مقرر فرمائے ہیں وہ حسب ذیل ہیں:۔

ہجری شمسی مہینے

صلح ۔ تبلیغ ۔ امان ۔ شہادت

ہجرت ۔ احسان ۔ وفا ۔ ظہور

تبوک ۔ اخاء ۔ نبوت ۔ فتح

طبی ایسوسی ایشن کا اجلاس

طبی ایسوسی ایشن ربوہ کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۷/۳/۶۶ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد گولبازار میں منعقد ہوگا جس میں رجسٹریشن کے متعلق بعض ضروری امور پر مشورہ کیا جائے گا تمام ممبران سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاویں۔

حکیم محمد اسلم فاروقی زبدۃ الحکماء
جنرل سیکرٹری طبی ایسوسی ایشن ربوہ

یہ تو تھے چند انکشافات جو حضورؓ نے ظاہری اور باطنی علوم میں قرآن کریم سے اخذ کر کے فرمائے۔ اس کے علاوہ صدہا انکشافات ہیں جس کے لئے ضخیم در جنوں کتب درکار ہیں تاہم ان مختصر بیان کردہ انکشافات سے یہ امر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مبارک وجود حسب پیشگوئی علوم ظاہری و باطنی سے پُر تھا۔ اے خدا اس مبارک اور مقدس وجود پر بے انتہا رحمتیں نازل فرما جس نے ہم کو تیرا کلام سُنایا اور سمجھایا اور تیرے قریب کر دیا اور ہمارے دلوں کو بھی اس اصلاح کی طرف مائل کر دے جس کی اس مبارک انسان کو تمنا تھی اور ہمیں ان اعمال سے آراستہ فرما جو کہ انمول ہیروں کی طرح آپ نے اپنی جماعت کو عطا فرمائے۔ فجزاھم اللہ۔

ملت کے اس فدائی پر رحمت خدا کرے

(آمین)

بذریعہ تبلیغ اکناف عالم میں کامیابی سے ہو رہی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

پوری آب و تاب سے پورا ہو رہا ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی

"دنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہوگا اور ایک ہی پیشوا میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵-۶۴)

بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے اور یہ امر احمدیت کی صداقت کا بین ثبوت ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور فرمائے اور محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے وجودوں کو سلسلہ عالیہ کیلئے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت فرمائے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ارشادات کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ جرمن مشن کی ساری کامیابی میرے محسن اور پیارے آقا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی ذاتی توجہ اور دلی دعاؤں کا نتیجہ ہے اللہ تعالےٰ خلافت ثالثہ کو جماعت کے لئے برکات اور ترقیات کا باعث بنائے۔ خلافت سے وابستگی میں ہی جماعت کی ترقی کا راز پنہاں ہے اللہ تعالےٰ ہم سب کو خلافت کی برکات سے متمتع کرے اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو اکناف عالم میں پھیلا دے۔ اللّٰھم آمین۔

مغربی جرمنی میں اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت

عید الفطر کی تقریب اور اسلامی تعلیمات کے متعلق ٹیلی ویژن پر ایک اہم پروگرام

"اسلام اب یہاں اپنے قدم جما چکا ہے اور جماعت احمدیہ کی مسجد اسلام کی کامیاب تبلیغ کا مرکز ہے"

(مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب امام مسجد فضل عمر ہمبرگ)

یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ جرمن میں ہمارے مشن کے ذریعہ اسلام کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ اسلام کے بارہ میں غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی توفیق تقاریر، پریس انٹرویوز اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ ملتی رہی ہے۔ عید الفطر کی مبارک تقریب کی اہمیت کے پیش نظر ٹیلی ویژن والوں نے بھی حصہ لیا اور کارروائی کے ضروری حصوں کو ریکارڈ کیا۔ یہ فلم بفضلہ تعالےٰ ۱۸ فروری کی شام کو ایک اہم پروگرام کے ذریعہ دکھائی گئی یہ پروگرام ہفتہ میں صرف ایک بار نشر کیا جاتا ہے اور اس میں اہم واقعات پر بحث کی جاتی ہے اور لاکھوں لوگ پورے ذوق اور شوق کے ساتھ اس پروگرام کو دیکھتے ہیں۔ اب پروگرام میں ہماری عید الفطر کی تقریب کو شامل کرنا خود اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے مشن کی اہمیت اب جرمنی میں ترقی پذیر ہے۔

نامہ نگار نے ہماری مسجد کی پوری عمارت شروع میں دکھائی اور کہا کہ اب اسلام ہمبرگ میں اپنے قدم جما چکا ہے اور جماعت احمدیہ کی فضل عمر مسجد اسلام کی کامیاب اشاعت کا مرکز ہے اور آج ہم اس مسجد میں امام عبد اللطیف صاحب کی طرف سے مدعو ہیں۔ اس کے بعد نماز کی فلم دکھائی گئی ٹیلی ویژن پر اللہ اکبر کی متعدد بار تکبیریں توحید باریتعالےٰ کا ثبوت تصویری زبان میں پیش کر رہی تھیں پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت اور رکوع و سجود کے نظارے اس بات کا مکمل ثبوت بہم پہنچا رہے تھے کہ اسلام مساوات اور امن و صلح کا مذہب ہے۔ بعد ازاں خاکسار کے خطبہ کے بعض حصوں کو بھی نشر کیا گیا بالخصوص اسلام میں مساوات کے بارہ میں تعلیم کو نامہ نگار نے خاص اہمیت دی کیونکہ اس بارہ میں یورپ میں اسلامی تعلیمات کو صحیح طور پر نہیں سمجھا گیا۔

آخر میں خاکسار کے انٹرویو کو سوال و جواب کی شکل میں پیش کیا گیا جس کا ملخص احباب کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کرتا ہوں۔

سوال نامہ نگار:۔ آپ نے اپنے خطبہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اسلام صلح اور امن کا علمبردار ہے۔ اور اسلام اخوت اور رواداری پر زور دیتا ہے کیا مرد اور عورت کے تعلقات میں بھی اسلام مساوات اور رواداری کو قائم کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

جواب خاکسار:۔ یقیناً۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد پر یہ ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ عورت کے حقوق کی نگہداشت کرے اور قرآن کریم نے عاشروھن بالمعروف فرما کر مرد اور عورت کے تعلقات میں خوشگوار فضا پیدا کی ہے اور پھر ہمارے پیارے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاھلہ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

سوال نامہ نگار:۔ کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ایک مسلمان عیسائی عورت سے شادی کرلے اور اثبات کی صورت میں کیا اس عیسائی عورت کے لئے اسلام قبول کرنا لازمی ہے۔

جواب خاکسار:۔ اسلام ایک عیسائی لڑکی سے شادی کی اجازت دیتا ہے لیکن ہمارا مذہب اسلام قبول کرنے کے لئے جبر کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ قرآن کریم نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے لا اکراہ فی الدین۔ عیسائی لڑکی پر یہ فرض ضرور عاید ہوتا ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرے اور صداقت کھلنے پر اس کو قبول کرنے کے لئے آمادہ ہو لیکن مسلمان خاوند کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اس بارہ میں جبر سے کام لے۔

انٹرویو کے آخر میں چند الفاظ میں خاکسار نے اس بات پر زور دیا کہ اسلام صلح اور امن کا علمبردار ہے اور یورپ میں یہ خیال غلطی سے رائج ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا تھا۔ اسلام کا مطلب صلح اور امن ہے اور مسلمان ایک دوسرے کو ملتے ہوئے ہمیشہ السلام علیکم کہتے ہیں۔ اسلام نے زندگی کے ہر لمحہ میں امن پیدا کرنے کی تعلیم دی اور آج الٰہی تعلیمات پر عمل کر کے دنیا میں امن قائم کیا جاسکتا ہے اور یہی جماعت کے قیام اور ہمارے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مشنوں کا مقصد ہے۔

ٹیلی ویژن پر یہ ساری کارروائی دیکھ کر ہمارے دل تشکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہوئے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کتنا بڑا فضل ہے کہ آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ اسلام کی

یادِ ماضی ـــــ ذکرِ حبیبؑ

محترم مولوی محب الرحمان صاحب ربوہ

۱۸۹۳ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کپورتھلہ تشریف لے گئے تھے مجھے یاد ہے کہ حضرت والد ماجد میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے حضرت منشی محمد خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر لے گئے جہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فروکش تھے اس وقت میری عمر قریباً چار سال کی تھی حضورؑ کمرے کے اندر ایک قالین پر تشریف فرما تھے اور خاکسار کو حضور نے اپنی گود میں بٹھا لیا تھا۔ خاکسار نے حضرت والد صاحبؓ سے سنا ہوا تھا کہ حضور کی تقریر کا انتظام انہوں نے اپنے مردانہ مکان کے وسیع صحن میں کیا۔ شہر میں عام منادی کے علاوہ ریاست کے وزیر اعظم اور دوسرے اعلیٰ حکام و رؤسائے شہر اور معززین کو خاص طور پر مدعو کیا تھا۔ اور سب ہی کافی تعداد میں شامل ہوئے سب لوگوں کے جمع ہو جانے پر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے دعوے مسیحیت و مہدویت پر تقریر فرمائی۔ یہ تقریر محویت سے سنی گئی تھی۔

۲۔ جماعت کپورتھلہ بعض دیگر جماعتوں کی طرح اولین جماعت تھی اور حضور نے اس جماعت کو لکھ کر دیا ہوا تھا کہ یہ جماعت دنیا میں بھی میرے ساتھ رہے گی اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہوگی۔ (الحمد للہ کہ حضور کے وقت اور ہر سہ خلافتوں کے وقت اس جماعت کے جتنے بھی افراد بقید حیات تھے۔ سب ہی جماعت حقہ کے ساتھ وابستہ رہے ہیں)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے قبل اور دعوے کے وقت زمانہ کی حالت بہت بگڑی ہوئی تھی۔ انگریزی خوان طبقہ کا رجحان مذہب کے خلاف بڑھ رہا تھا ہمارے دادا حاجی نور ولی اللہ صاحب جو ریاست کے اعلیٰ حکام میں تھے بڑے زیرک اور قانون دان تھے۔ اسلام کے سچے پیرو تھے۔ والد صاحب کے متعلق ان کو بہت فکر رہتا تھا۔ والد صاحب کی نشستگاہ پر شہر کپورتھلہ کے معزز نوجوان جمع ہوتے تھے اور اس طبقہ کا میلان طبع مذہب سے لاپرواہی کی طرف تھا بعض عیسائیت کی طرف جھکے ہوئے تھے بعض سر سید احمد خان کے متبع ہو گئے تھے اسلئے وہ اور بھی زیادہ متفکر تھے انہوں نے یہ سوچا کہ اگر کسی بزرگ سے محبت اور تعلق ہو جائے تو اچھا ہو چنانچہ اس خیال کو مدنظر رکھ کر انہوں نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی کو جو ان کے دوست تھے لکھا کہ وہ کسی عالم باعمل بزرگ کا پتہ دیں تاکہ میں اپنے لڑکے کو ان کی بیعت کرا دوں اور وہ دین کی طرف مائل ہو جائے (حضرت حاجی محمد ولی اللہ صاحب والد صاحب کے نانا تھا لیکن چونکہ پیدا ہوتے ہی ان کو حاجی صاحب موصوف نے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ کیونکہ ان کے کوئی اولاد نہ تھی اس لئے وہ ان کو بیٹا ہی کہا کرتے تھے) دادا صاحب مرحوم کے جواب میں دونوں ... ہی مولوی صاحبان نے جن کا اوپر ذکر کیا یہ جواب دیا کہ اس وقت ایک ہی شخص اس قابل ہے کہ اس کی بیعت کی جائے مگر وہ بیعت نہیں لیتا اور وہ مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور ہیں چنانچہ حاجی صاحب موصوف نے والد صاحب کو کہا کہ ان کے ساتھ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خط و کتابت کرو۔ یہ زمانہ حضورؑ کے دعویٰ مجددیت سے قبل کا تھا۔ اس پر والد صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خط و کتابت شروع کر دی جس کو معہ حضورؑ کے جوابات کے اپنے ہم نشینوں کو سناتے رہتے تھے اور بالآخر بیعت کا اذن ہونے پر حضورؑ نے والد صاحب کی بیعت بھی قبول فرمالی

۳۔ جماعت کپورتھلہ میں سے جن لوگوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ان میں آپس میں بہت محبت تھی۔ مجھے یاد ہے کہ جماعت کے افراد (اس وقت ابھی "احمدی" نام تجویز نہ ہوا تھا جو حضورؑ نے مردم شماری ۱۹۰۱ء کے شروع ہونے سے قبل اپنے آپ کو "احمدی مسلمان" فرقہ لکھوانے کا حکم دیا تھا۔ اور اس سے قبل کے احمدی اپنے دوستوں کو "پیر بھائی" کہا کرتے تھے) قریباً ہر اتوار کو کسی نہ کسی دوست کے مکان پر اکٹھے ہو جاتے تھے اور آپس میں مل جل کر دینی ماحول میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ ہر ایک دوست اپنے گھر سے اپنا کھانا وہاں لے آتا جہاں ایسی مجلس منعقد ہونے کا فیصلہ ہوتا تھا۔ عموماً حضرت خان صاحب منشی محمد خان صاحب یا والد صاحب کے مکان پر ایسا اجتماع ہوا کرتا تھا دوست اپنے گھر سے دو تین آدمیوں کا کھانا لاتے تھے اور کھانا بھی اسی روز کے لئے خاص طور پر تیار کرایا جاتا تھا تاکہ وہ دوست جن کو زیادہ وسعت نہ ہو یا بالکل کھانا نہ لا سکتے اصل محروم نہ رہیں اور دوست اپنا اپنا کھانا دوسروں کو پیش کر کے کھانے پر اصرار کیا کرتا تھا۔ الحکم پہلے امرتسر سے اور پھر قادیان سے نکلنا شروع ہوا تھا اسکے پہلے نمبر کا سرورق سبز رنگ کا تھا۔ والد صاحب اس کے ابتداء سے ہی خریدار تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام جب ملتے تھے تو بڑے ذوق و شوق اور گرم جوشی سے ملکر حضرتؑ کی باتیں کیا کرتے تھے اور کوئی دوست جو قادیان ہو کر آتا تو سب احمدی اس کے پاس جا کر دوسری جگہ جو عموماً والد صاحب کی نشستگاہ ہوتی تھی جمع ہو کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتیں سنا کرتے تھے۔

۴۔ حضرت والد ماجد میاں حبیب الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ عرصہ بعد اپنی املاک واقع موضع حاجی پور تحصیل پھگواڑہ ریاست کپورتھلہ میں آ گئے تو وہ اکثر کپورتھلہ جاتے رہتے تھے اور دوسرے دوست بھی والد صاحب کے پاس حاجی پور ملنے آ جایا کرتے تھے اور ایک دو دن ضرور قیام کرتے تھے۔ یوں کپورتھلہ کے دوست ہی نہیں بلکہ قادیان۔ دہلی۔ لودھانہ۔ امرتسر جالندھر۔ پھگلانہ۔ ضلع۔ بنگہ۔ نواشہر راہوں کا تھگڑ وغیرہ کے دوست بھی کبھی کبھی حاجی پور آ جایا کرتے تھے اور والد صاحب نے تو اخبار میں اعلان کیا ہوا تھا کہ جو دوست پھگواڑہ ریلوے اسٹیشن سے گذریں وہ ضرور حاجی پور ٹھہر کر جایا کریں۔

۵۔ حضرت منشی محمد خاں صاحب وہ صاحب ہیں جنہوں نے یہ علم پاتے ہی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے۔ سب سے پہلے حضورؑ کی خدمت میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلام پہنچایا تھا۔ حضرت منشی محمد اروڑا صاحب تو حضور کی محبت میں فنا تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں جن دنوں قادیان میں (۱۹۰۱ء اور بعد میں) تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت والد صاحب کے ہمراہ کپورتھلہ گیا ان دنوں مسجد احمدیہ معروف مسجد حاجی صاحب واقعہ محلہ شیر گڑھ کا مقدمہ عدالت میں تھا اور مسجد پر قبضہ غیر احمدیوں نے کیا ہوا تھا اور ہماری نمازیں ایک اور جگہ ہوا کرتی تھیں تو مغرب کے وقت مقررہ امام کی غیر موجودگی کی وجہ سے یہ سوال اٹھا کہ نماز کون پڑھائے۔ ہر ایک دوسرے کو کہتا تھا۔ حضرت منشی محمد اروڑا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ نماز محب الرحمٰن پڑھائے اور اصرار کرتے ہوئے انہوں نے اس کی دلیل یہ دی کہ قادیان سے آیا ہے" (قادیان سے آیا ہے) یہ ان کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ عشق کی ایک چھوٹی سی مثال ہے۔ اسی طرح کپورتھلہ کے دوسرے احمدی دوست میرے قادیان کے قیام کے دوران مجھے ضرور بورڈنگ میں آ کر ملا کرتے تھے جب کبھی انہیں دارالامان حاضری کا اتفاق ہوتا تھا۔ طوالت کے ڈر سے کئی باتیں چھوڑتا ہوں۔ جن سے احباب کپورتھلہ کی آپس کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس زمانہ کی جماعت کے اولین خدام میں سے حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب۔ حضرت منشی فیاض علی صاحب قابل ذکر ہیں۔

رضوان اللہ علیہم اجمعین

قارئین سے درخواست ہے۔ کہ خاکسار کی دینی اور دنیاوی بہتری۔ گناہوں کی معافی اور خاتمہ بالخیر ہونے کی دعا فرمائیں۔

اعلان گمشدہ: عبدالحمید ولد محمد اسمٰعیل قوم جٹ عمر ۲۵ سال رنگ سیاہ قد درمیانہ ساکن مالوکے بھگت ضلع سیالکوٹ تین ماہ سے لاپتہ ہے اگر وہ خود یہ اعلان پڑھے یا کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیکر مشکور فرمادیں۔ (چوہدری خالد محمود سرحد ربوہ کمپاؤنڈر ڈاکٹر بشیر احمد گوجرانوالہ)

ریلوے ایرنٹس انسپکٹرس آف ورکس

اسامیاں ۴۔ عرصہ ٹریننگ ۶ ماہ۔ تنخواہ اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس ۱۷۵ تا ۳۵۰
شرائط: میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۲۰ تا ۲۵ سال
درخواستیں ۲۵ تک معرفت دفتر روزگار بنام وائس چیئرمین (پرسانل) ایمپریس روڈ لاہور
پ۔ ٹ ۱۳۲۲ (ناظر تعلیم)

معلم کی ضرورت

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر کو حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں چھ ماہ کے لئے ایسے معلم کی ضرورت ہے جو قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ پڑھا سکے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۸۰/- روپے ماہوار تک علاوہ کھانا و رہائش کے دی جائیگی۔ خواہشمند حضرات نظارت ہذا کی وساطت سے درخواستیں بھجوائیں۔ والسلام (انچارج اصلاح وارشاد مقامی ربوہ)

نماز باجماعت پڑھنے کی تاکید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲ جون ۱۹۲۲ء میں فرمایا۔ میں نے بار بار توجہ دلائی ہے کہ نمازوں کے وقت دکانیں کھلی نہیں ہونی چاہئیں آخر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کی دکان کھلی بھی رہے اور پھر اسکے متعلق یہ سمجھا جائے کہ وہ نماز باجماعت بھی ادا کرتا ہے۔ پس میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نمازوں کے وقت دکانداروں کی نگرانی رکھیں۔ اگر نمازوں کے وقت کوئی شخص اپنی دکان کھلی رکھتا ہے۔ اس کے سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں کہ اس کے دل میں نماز کا کوئی احترام نہیں۔ اس وقت بہرحال ایک احمدی کہلانے والے کو اپنی دکان بند کرنی چاہیئے اور نماز باجماعت کے لئے مسجد میں جانا چاہیئے اگر خطرہ ہو کہ دکانیں بند ہوئیں تو کوئی دشمن نقصان نہ پہنچا دے تو ایسی صورت میں باری باری پہرے مقرر ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ دکاندار اپنی دکانوں پر ہی بیٹھے رہیں اور نماز کے لئے مسجد میں نہ جائیں

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مربی اصحاب توجہ فرمائیں

جیسا کہ اخبار الفضل مجریہ ۷ مارچ میں اعلان کیا گیا ہے ہفتہ تحریک وصیت کے لئے ۱۵ تا ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کے ایام مقرر ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں نظام بہشتی مقبرہ کو نہ صرف عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کے تعاون کی ضرورت ہے بلکہ سلسلہ کے مربی صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کو اور تحریک وصیت کو کامیاب بنانے کے لئے پوری توجہ دیں۔ اپنے حلقہ کے سکرٹری صاحبان و صایا کو بیدار کریں۔ اپنے خطبات اور تقریروں میں نظام وصیت کی اہمیت و عظمت کو احباب کے ذہن نشین کرائیں تا ان کے حلقہ کے صاحب جائداد اور آمد رکھنے والے غیر موصی احباب نظام وصیت سے باہر نہ رہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش تھی کہ "جماعت کا ہر فرد وصیت کرے" اور "کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو"۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے دفتر کو آپ کی خاص مساعی اور خاص تعاون کی ضرورت ہے۔ فوری اور موثر توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

۱۱ مارچ بعد نماز ظہر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مولانا جلال الدین صاحب شمس نے خاکسار کے لڑکے عزیزم خالد نیر اختر ایکسٹرا ایکسٹرا چوک یوکا سپیشل لاہور کا نکاح عزیزہ بشریٰ فردوس بنت مکرم شیخ نصیر احمد صاحب دہرہ محلہ راجیوالی چنیوٹ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ ۱۳ مارچ رخصتانہ عمل میں آیا۔ اور ۱۴ مارچ ضیاء الاسلام کالج کے دارالبرکات میں ولیمہ پر دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں احباب کثیر جن میں بعض ناظر صاحبان و صدر صاحبان محلہ جات علمائے کرام اور صحابہ کرام اور ان کے علاوہ از راہ ذرہ نوازی حضرت صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور حضرت صاحبزادہ میاں طاہر احمد صاحب نے شمولیت فرمائی۔ اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ جملہ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار ماسٹر ضیاء الدین ارشد آنریری کارکن ماہنامہ انصار اللہ

(محلہ دارالبرکات ربوہ)

۱۳۔ خاکسار عرصہ ایک سال سے بیمار ہے اور کاروبار میں بھی بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔

(مظفر احمد خان۔ نواب شاہ)

۱۴۔ ہماری زمین کا کیس سپریم کورٹ لاہور میں چل رہا ہے۔ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید سکرٹری مال گوٹھ رحمت علی۔ نواب شاہ سندھ)

۱۵۔ میری چچی جان اہلیہ ڈاکٹر محمد اکرم قریشی صاحب بھاولپور بعارضہ بلڈ پریشر عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ (امۃ الباسط بنت قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرمادیں۔

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۳۷۷۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب افسر امانت تحریک جدید منجانب والدہ حضرت ام وسیم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا — — ۳۰۰

۳۷۸۔ " " منجانب نانی جان حضرت عائشہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا " — — ۳۰۰

۳۷۹۔ مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم دارالصدر غربی ربوہ " — — ۳۰۰

۳۸۰۔ جماعت احمدیہ آنبہ کرمپورہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ مکرم سید لعل شاہ صاحب امیر جماعت " — — ۳۱۴

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ (HUDDERSFIELD) انگلستان میں جلسہ یوم مصلح موعود

کمال الدین صاحب امینی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرزفیلڈ (انگلستان) سے لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۶ء بعد نماز ظہر و عصر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کا اصل متن پڑھ کر سنایا گیا اور جماعت کے دوستوں نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں امینی احمدیہ سکول کے ان بچوں اور بچیوں میں جو قرآن مجید یسرنا القرآن اور دینیات کی تعلیم پاتے ہیں۔ اور اپنے امتحانات میں اول آئے تھے۔ اسی طرح نجات کی وہ ممبرات جو ہفتہ وار اجلاسوں میں تقریروں میں اول آتی رہیں۔ گیارہ پونڈ کے انعامات تقسیم کئے گئے۔ حاضرین کی تعداد ۴۰ سے زیادہ تھی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تثلیث و مادیت کے اس مرکز میں جماعت کی تعداد بھی بڑھائے اور ایمان و عمل کا وہ نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے جو غیر مسلموں کے لئے احمدیت کی طرف متوجہ ہونے کا باعث ہو۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے عزیز طاہر عبداللہ پسر ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ صاحب ہاگو (افارمیسی وزیرآباد) کو پنجاب یونیورسٹی لاہور میں نمایاں کامیابی عطا فرمائی ہے قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ دینی اور دنیاوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۲۔ مجھے کتے نے کاٹ لیا ہے (رحمت علی ہمایوں ابن مولوی احمد علی صاحب صادق معلم عربی آف بیلانی)

۳۔ میری اہلیہ صاحبہ ایک لمبے عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے کمزوری اس قدر بڑھ گئی ہے کہ ہر وقت غنودگی طاری رہتی ہے سارے بدن میں شدید درد ہوتا ہے

(خاکسار شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی)

۴۔ بندہ ایک مقدمہ میں مبتلا ہے (مرزا محمد سرور قائد مجلس خدام الاحمدیہ چیچہ وطنی ضلع منٹگمری)

۵۔ خاکسار کے چھوٹے بچے عزیزم مسعود احمد کے گھٹنے میں پیپ جمع ہو گئی ہے (محمود احمد کوثر)

۶۔ عزیزی برادرم قادر بخش خان سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آ رہی ہے (علی محمد ریٹائرڈ ٹیچر از بستی بزدار۔ ضلع ڈیرہ غازیخان)

۷۔ میرے بھائی عبدالغنی صاحب آف احمد نگر کا اپریشن ہوا ہے (قاضی غلام نبی گلبرگ لاہور)

۸۔ میری والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ (محمد اسحاق کلینک نمبر ۲۳۶ یو کے سلاویہ کمپنی واہ کینٹ)

۹۔ میں بعض مشکلات میں ہوں (ایم۔ ایس۔ خالد آڈیٹر جماعت احمدیہ منٹگمری)

۱۰۔ میرے چچا میاں نیک محمد صاحب عرصہ سے کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ (عبداللطیف ملازم بیلانی)

۱۱۔ میرا لڑکا ناصر محمود بعارضہ خسرہ بیمار ہے (ملک محمد نواز ہیڈ کلرک۔ پشاور)

۱۲۔ میرے والد محترم چوہدری وکیل محمد صاحب بمقام بھاڑہ آزاد کشمیر کافی عرصہ سے بیمار ہیں (ابرار حسین قمر ۲۱ سی بلوچ کمپنی ایسٹ پاکستان)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چٹاگانگ ۱۵ مارچ۔ صدر محمد ایوب خان نے مستحکم معیشت کو ملک کے دفاع کی بہترین ضمانت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دفاعی نقطہ نظر سے پاکستان اسی وقت مضبوط ہو سکتا ہے جب اقتصادی طور پر اسے خوشحال بنایا جائے وہ چٹاگانگ میں بنیادی جمہوریت کے چار ہزار سے زائد ارکان کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک بیرونی جارحیت کے خطرے سے دوچار ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک کی معیشت کو مضبوط ہونا چاہیئے تاکہ موثر دفاع کے اخراجات برداشت کئے جا سکیں ملکی مفاد کا تقاضا یہ ہے کہ عوام سخت محنت کریں اور برآمدات بڑھانے کے لئے ملیں اور فیکٹریاں اپنی گنجائش کے مطابق کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب تک پاکستان خوراک میں خود کفیل نہیں ہوتا ہمارے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ کیونکہ بڑی دقتوں سے کمایا ہوا زرمبادلہ اجناس کی درآمد پر ضائع ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ کوئی ملک ہمارے ہاتھ غلہ بیچنے کے لئے آسانی سے آمادہ ہو جائے۔ کیونکہ تقریباً ہر ملک میں خوراک کی قلت کی شکایت محسوس کی جا رہی ہے۔

ڈھاکہ ۱۵ مارچ:۔ پارلیمانی سیکرٹری دفاع ملک قاسم نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ حادثہ فائرہ کے بارے میں متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے جو رپورٹ بھیجی ہے اس میں حادثہ کے اسباب کے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ یہ حادثہ گزشتہ سال ۲۰ مئی کو پیش آیا تھا۔ اور اس میں ۲۲ ممتاز صحافی جاں بحق ہو گئے تھے۔

ڈھاکہ:۔ ۱۵ مارچ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل قومی اسمبلی میں بتایا کہ عوامی جمہوریہ چین کے صدر مسٹر لیو شاؤ چی اس ماہ کے آخر میں مغربی پاکستان کا دورہ کریں گے انہوں نے کہا کہ چین کے صدر مشرقی پاکستان کا اپریل میں دورہ کریں گے۔ انہوں نے چین کے صدر کے دورہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وہ صدر ایوب کی دعوت پر پاکستان آ رہے ہیں وزیر خارجہ نے کہا کہ صدر لیو شاؤ چی کے دورہ سے دونوں ملکوں کی دوستی کو مزید تقویت پہنچے گی۔ وزیر خارجہ نے صدر لیو شاؤ چی کے دورہ پاکستان کے متعلق تاریخ کا اپنی تقریر میں کوئی ذکر نہیں کیا

لیوپولڈ ول:۔ ۱۵ مارچ۔ لیوپولڈ ول پہنچنے والی خبروں کے مطابق گھانا نے گنی کے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں اور سرحدوں پر فوجی نقل و حرکت ہو رہی ہے۔ اس بات کا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ آئیوری کوسٹ گنی کی فوجوں کو اپنے علاقے سے گزرنے کی اجازت دے دے گا اور اس طرح حملہ آور فوجوں کی سپلائی میں بآسانی پیدا ہو جائے گی۔

لیوپولڈ ول کے سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق آئندہ دو دن میں حملہ کا امکان ہے۔ انہوں نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ حملہ آور فوجوں کو کئی افریقی ممالک کی حمایت حاصل ہو گی اور ممکن ہے کہ ان ملکوں کی فوجیں بھی حملہ آور فوجوں میں شامل ہوں ان حلقوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ جنرل انکرہ کی فوجیں پہلے ہی حملہ میں بھاگ نکلیں گی اور گھانا کی فوج کے بعض گروپ صدر نکروما کی فوج سے آملیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ گھانا کی فوج کی کافی بڑی تعداد اب بھی صدر نکروما کی حامی ہے۔

لاہور ۱۵ مارچ۔ مغربی پاکستان واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق خان کی خدمات مرکزی حکومت کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ انہیں وزارت خزانہ کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ان کی جگہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری (ترقیات) مسٹر اے جی این قاضی کو واپڈا کا چیئرمین مقرر کر دیا گیا ہے۔

کراچی ۱۵ مارچ۔ پاکستان میں متعین انڈونیشی سفیر میجر جنرل ایکتو کے اعزاز میں پاکستان عرب کلچرل ایسوسی ایشن نے آج الوداعی ڈنر دیا۔ میجر جنرل امیکتو کا تبادلہ جاپان کر دیا گیا ہے۔

کومیلا ۱۵ مارچ۔ کومیلا شہر میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی ہے چیچک کا سب سے زیادہ زور کپتان بازار کے مقامی علاقہ میں ہے مقامی صحت کے حکام نے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

لندن ۱۵ مارچ۔ کل بحر امریکہ میں یونان کا ایک بحری جہاز نارویجین بحری جہاز سے ٹکرا گیا ہے جس سے یونانی جہاز کو سخت نقصان پہنچا ہے اور اس کے عملہ کے بہت سے افراد ڈوب گئے ہیں اب تک صرف ۳۶ افراد کو بچایا جا سکا ہے۔

درخواستِ دعا

مکرم محمد حنیف صاحب آف حیدر آباد کا ایک محکمانہ امتحان ہو رہا ہے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (ایم۔ ایس اختر۔ ربوہ)

دانت میں نکلوا دیجئے

۱۔ پائیوریا اور مسوڑھوں کی خرابی کے لئے "انٹی پائیوریا" ۱۰/-
۲۔ کیریز یعنی دانتوں کے گھن کے لئے "انٹی کیریز" ۱۰/-
۳۔ دانت درد کے لئے "ٹوتھ کیور" ۲/-
جیسی کامیاب دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں تفصیلات کے لئے مشورہ و لٹریچر مفت۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کمپنی۔ ربوہ

مردانہ اور زنانہ امراض کا کامیاب علاج

مطب

حکیم محمد شفیع ممتاز الاطباء

مکمل اور صحیح تشخیص — قابلِ اعتماد مجرب ادویات

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ۔ گولبازار ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس

اپرنٹس انسپکٹرز آف ورکس کی ۴۰ اسامیاں پُر کرنے کے لئے مغربی پاکستان کی شہریت کے حامل امیدواروں سے درخواستیں مطلوب ہیں جنہیں کم از کم چھ ماہ کے لئے ٹریننگ حاصل کرنا ہو گی۔ میڈیکل ٹیسٹ پاس کرنے اور ٹریننگ کی کامیاب تکمیل پر انہیں ۱۷۵-۳۵۰ روپے کے سکیل (اکنالیڈ سکیل) میں بطور اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس تعینات کیا جائے گا۔ ان اسامیوں کا ۲ سالہ عرصہ سلسلے ملازمین (ملازمت میں ہوں، ریٹائر ہو چکے ہوں، وفات پا چکے ہوں) کے لڑکوں، پوتوں اور زیر کفالت بھائیوں کے لئے ہے۔

۲۔ قابلیت (ا) تعلیم:۔ کسی تسلیم شدہ یونیورسٹی سے میٹرک سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی قابلیت رکھتے ہوں مغربی پاکستان کے قبائلی علاقوں بشمول ملحقہ ریاستوں سے تعلق رکھنے والے اور ریلوے ملازمین (وفات پا چکے ہوں، ریٹائر ہو گئے ہوں یا ملازمت میں ہوں) کے لڑکوں، پوتوں اور زیر کفالت بھائیوں کے لئے اس میں تھرڈ ڈویژن تک رعایت ہو سکتی ہے (ب) ٹیکنیکل:۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی قابلیت رکھتے:۔ (i) تھامسن کالج آف سول انجینئرنگ رڑکی سے اوورسیر کا سرٹیفکیٹ جبکہ ۶۶ فیصد یا اس سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہوں۔

(ii) گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول سے اوورسیئر کا سرٹیفکیٹ

(iii) این ای ڈی کالج کراچی سے سول انجینئرنگ میں ڈپلوما۔

(iv) پاکستان یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ میں ڈگری یا اس کے مساوی یعنی اے ایم آئی ای پاک یا اس کے مساوی اہلیت

(v) پاکستان میں گورنمنٹ کے کسی بھی منظور شدہ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سے اوورسیر کا ڈپلوما یا سرٹیفکیٹ۔

نوٹ:۔ رین فورسڈ کنکریٹ کنسٹرکشن اور ڈیزائن ورک میں ٹریننگ اور تجربہ رکھنے والے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی

۳۔ عمر:۔ ۵ اپریل ۶۶ء کو ۱۸ اور ۲۵ سال کے درمیان

۴۔ درخواستوں کی ترسیل:۔ درخواستیں ضروری ہے کہ مقررہ فارموں پر جو کہ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے تمام بڑے بڑے سٹیشنوں سے بعوض ۱ روپیہ فی فارم دستیاب ہو سکتے ہیں ان پر درج شدہ ہدایات کے مطابق پُر کر کے قریب ترین دفتر روزگار کی وساطت سے وائس چیئرمین (پرسانل) ایمپریس روڈ لاہور کو ارسال کی جائیں جو کہ انہیں ۵ اپریل ۱۹۶۶ تک پہنچ جانی چاہئیں تمام درخواستوں کے ہمراہ ان میں اندراجات کے ثبوت کے طور پر اسناد کی نقول آنا چاہئیں۔ اس کے علاوہ متعلقہ ضلع کے مجسٹریٹ درجہ اوّل سے ان کے ضلع کی مستقل رہائش نیز ریاستوں کے امیدواروں کے لئے ضروری ہے کہ وہ پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر سے اور وہ جو آزاد کشمیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزارت امور کشمیر، حکومت مغربی پاکستان سے حاصل کردہ سرٹیفکیٹ ارسال کریں۔

۵۔ پس ماندہ، زیر حفاظت و قبائلی علاقوں اور ریاستوں سے تعلق رکھنے والے امیدواروں کے لئے زیادہ عمر کی حد میں ۳ سال کی رعایت ہو گی اور درخواست فارموں کی قیمت ۱/- روپیہ کی بجائے ۲۵ پیسے ہو گی۔

برائے وائس چیئرمین (پرسانل)

INF(L) 1966

اسلام نے انسان پر دو طرح کی ذمہ داریاں عائد کی ہیں

ایک اپنے نفس کی ذمہ داری اور ایک تمام بنی نوع انسان کی ذمہ داری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اسلام کی طرف سے انسان پر عائد کردہ دو اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"احباب کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے انسان پر دو طرح کی ذمہ داریاں عاید کی ہوئی ہیں۔ ایک ذمہ داری اس کے نفس کی ہے جس میں اس کے عزیز اور رشتہ دار بھی ہوتے ہیں اور ایک ذمہ داری اس کی قوم یا ملک کی ہے جس میں وہ رہتا ہے اس میں وہ تمام افراد شامل ہوتے ہیں جو اس کی طرف کسی نہ کسی رنگ میں منسوب ہوتے ہیں چاہے وہ انہیں جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اس نے انہیں دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ اس ذمہ داری کو وسیع کیا جائے تو یہ انسانیت کی ذمہ داری کہلاتی ہے اور اگر اسے محدود کریں تو یہ وطنی قوم کی ذمہ داری بن جاتی ہے اور اگر اسے اور محدود کر دیا جائے تو ایک نسلی قوم یعنی ایک دادے کی اولاد کی ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بہر حال یہ ذمہ داری ایسی ہے جس میں جاننے یا نہ جاننے کا سوال نہیں۔ ان دونوں کا ہر طبقہ اس میں شامل ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکام میں ان دونوں ذمہ داریوں کو مدنظر رکھا ہے مثلاً انسان کی اپنی ذات ہے اس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ اس کا خیال رکھا جائے . . . . . .

. . . اسلام نے اپنے احکام میں انسان کی ذات کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کہا ہے اس کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ پھر نفس میں بیوی اور دوسرے رشتہ داروں کو بھی شامل کیا ہے رشتہ داروں کے علاوہ دوسرے افراد کے متعلق ہم دیکھتے ہیں تو ان کے متعلق بھی شریعت میں احکام موجود ہیں چنانچہ آپؐ نے فرمایا۔ کہ جب تم جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں آؤ تو نہا کر آؤ، پیاز لہسن یا اور کسی قسم کی بدبودار چیز کھا کر نہ آؤ۔ کپڑے دھو کر آؤ۔ اور خوشبو لگا کر آؤ۔ نہانا اس لئے ضروری قرار دیا گیا کہ گندہ رہنے کی وجہ سے جسم میں ایک قسم کی بدبو پیدا ہو جاتی ہے جو نہانے سے دور ہو جاتی ہے خوشبو لگانے کا حکم اس لئے دیا ہے کہ بعض بیماریوں کی وجہ سے جسے بغل گندبو ق ہے نہانے کے باوجود جسم سے بدبو آتی رہتی ہے۔ خوشبو اس قسم کی بو کے ازالہ کے لئے مفید چیز ہے۔ غرض جو بو عارضی ہوتی ہے اس کا بھی علاج کر دیا اور بیماریوں کی وجہ سے جو مستقل بو پیدا ہو جاتی ہے اس کا بھی علاج کر دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا دیکھو انسان کے لئے یہ چیز بھی ثواب کا موجب ہے کہ اگر وہ رستہ میں کوئی لکڑی کانٹا یا گوبر پڑا ہوا دیکھے تو اسے دور کر دے اس کا یہ فعل بھی اس کے لئے نیکی شمار ہوگا۔ اب مسجد والے تو اس کے ہم مذہب تھے۔ لیکن سڑک پر چلنے والے اس کے وطنی بھی ہو سکتے ہیں۔ پس اس حکم کے ذریعہ آپ نے تمام بنی نوع انسان تک اپنی ہمدردی کے دامن کو وسیع کرنے کا حکم دیا"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

بقایا دار مجالس انصار اللہ

بعض مجالس انصار اللہ کے ذمہ ابھی تک سال گزشتہ کے بقائے چلے آ رہے ہیں ایسی مجالس کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فرض کو ادا فرمائیں اور موثر طریق سے وصولی کر کے رقوم جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ وصول شدہ رقوم کا روکنا بھی درست نہیں جو رقوم وصول ہوں مرکز میں بھجوائے جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

مجالس انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ پروگرام میں ضلعی و علاقائی سطح پر تربیتی اجتماعات کا انعقاد بھی شامل ہے گزشتہ سال خدا تعالےٰ کے فضل سے ناظمین اعلیٰ و ناظمین اضلاع اصحاب کے تعاون سے مشرقی و مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے اور اراکین انصار اللہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک خاص بیداری پائی گئی۔ امسال ہمیں اس طرف اور زیادہ توجہ اور کوشش سے زیادہ سے زیادہ مقامات پر اجتماع منعقد کرنے چاہئیں تاکہ جہاں احمدی دوستوں کے لئے تربیت نفس کا موقعہ پیدا ہو وہاں تبلیغ ہدایت کے لئے بھی راستہ صاف ہو۔ چنانچہ اس اعلان کے ذریعہ جملہ ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اصحاب کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنی مجلس عاملہ کے مشورہ سے اجتماع کے لئے تاریخیں تجویز کر کے حضرت صدر محترم سے منظوری حاصل کر لیں اور اجتماعات کا اہتمام فرما دیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پروگرام ٹیکہ ٹائیفائڈ!

ٹاؤن کمیٹی ربوہ نے ٹیکہ ٹائیفائڈ کا محلہ وار پروگرام بنایا ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے گھر کے جملہ افراد کو ٹیکہ لگوالیں۔ صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنے محلہ میں جگہ مقرر کر کے اعلان فرمائیں۔ تاکہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں ٹیکہ لگوا سکیں۔

نام محلہ	تاریخ ٹیکہ	وقت	نام محلہ	تاریخ ٹیکہ	نام محلہ
دارالبرکات	۱۶ مارچ	۴ بجے شام	دارالصدر غربی الف	۲۳ مارچ	۴ بجے شام
دارالرحمت وسطی	۱۹ مارچ	۴ بجے شام	دارالصدر غربی ب	۲۴ مارچ	۴ بجے شام
دارالرحمت غربی	۲۱ مارچ	۴ بجے شام	دارالرحمت شرقی	۲۸ مارچ	۴ بجے شام
فیکٹری ایریا	۲۲ مارچ	۴ بجے شام			

نوٹ :- محلہ دارالصدر شرقی۔ محلہ دارالصدر جنوبی کے احباب دفتر تحریک جدید میں ۲۶ مارچ کو ٹیکہ لگوالیں۔

مرزا انور احمد
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

سالانہ تقریری مقابلے

جامعہ احمدیہ کے سالانہ تقریری مقابلے ۲۲ تا ۲۴ مارچ ۱۹۶۶ء منعقد ہو رہے ہیں۔ یہ مقابلے اردو۔ عربی اور انگریزی زبان میں ہوں گے۔ جن کے لئے روزانہ ۴ سے ۶ بجے شام وقت مقرر ہے۔ یہ مقابلہ جات بالترتیب انگریزی، اردو اور عربی زبان میں جامعہ احمدیہ ہال میں ہوں گے۔

(محمد اعظم اکسیر سیکرٹری الجمعیۃ العلمیہ)

ولادت

مورخہ ۱۰/۳/۶۶ بوقت صبح سوا سات بجے محمد اسلم خان صاحب سٹیڈیو گرافر نصل عمر ہسپتال ربوہ کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام محمود اسلم تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید اسلام خان صاحب کا نواسہ ہے احباب سے درخواست ہے کہ بچے کی صحت و درازی عمر اور خادم احمدیت بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالعزیز محتسب ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴